حضرت علیؓ کے جنازہ میں کوئی شیعہ شریک نہیں ہوا

امام جعفر صادقؒ سے روایت ہے کہ جب حضرت علیؓ کا انتقال ہوا تو حسنین کریمینؓ اور دو مرد "فرشتے" جنازہ لے کر نکلے تو چلتے ہوئے کوفہ کو داہنی طرف چھوڑا پھر بلند زمین کی طرف آئے اور مقام غری میں دفن کر کے لوٹ آئے اور قبر کا نشان مٹا دیا

اصول الکافی جلد اول صفحہ نمبر ۲۹۱

الكافي

١١ - سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بُكَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: لَمَّا قُبِضَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَخْرَجَهُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَرَجُلَانِ آخَرَانِ حَتَّى إِذَا خَرَجُوا مِنَ الْكُوفَةِ تَرَكُوهَا عَنْ أَيْمَانِهِمْ ثُمَّ أَخَذُوا فِي الْجَبَّانَةِ، حَتَّى مَرُّوا بِهِ إِلَى الْغَرِيِّ فَدَفَنُوهُ وَسَوَّوْا قَبْرَهُ فَانْصَرَفُوا.

يَقُولُ: وُلِدَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ ﷺ بَعْدَ مَبْعَثِ رَسُولِ اللهِ بِخَمْسِ سِنِينَ وَتُوُفِّيَتْ وَلَهَا ثَمَانَ عَشْرَةَ سَنَةً وَخَمْسَةٌ وَسَبْعُونَ يَوْماً.

١١ - سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بُكَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: لَمَّا قُبِضَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَخْرَجَهُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَرَجُلَانِ آخَرَانِ حَتَّى إِذَا خَرَجُوا مِنَ الْكُوفَةِ تَرَكُوهَا عَنْ أَيْمَانِهِمْ ثُمَّ أَخَذُوا فِي الْجَبَّانَةِ، حَتَّى مَرُّوا بِهِ إِلَى الْغَرِيِّ فَدَفَنُوهُ وَسَوَّوْا قَبْرَهُ فَانْصَرَفُوا.

١٧١ - بَابُ مَوْلِدِ الزَّهْرَاءِ فَاطِمَةَ عليها السلام

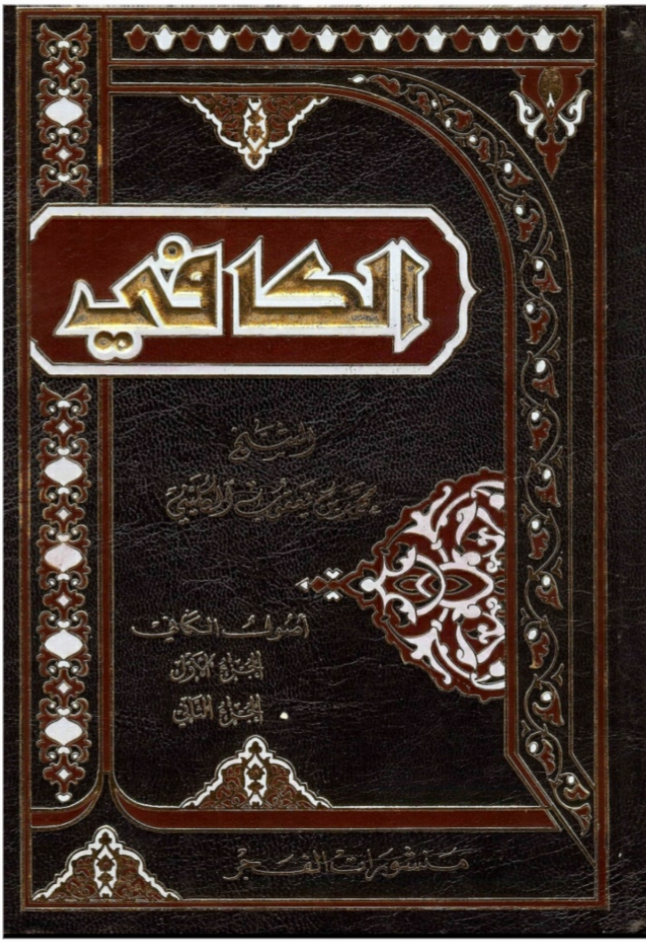
وُلِدَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا وَعَلَى بَعْلِهَا السَّلَامُ بَعْدَ مَبْعَثِ رَسُولِ اللّهِ ﷺ بِخَمْسِ سِنِينَ وَتُوُفِّيَتْ عليها السلام وَلَهَا ثَمَانَ عَشْرَةَ سَنَةً وَخَمْسَةٌ وَسَبْعُونَ يَوْماً، وَبَقِيَتْ بَعْدَ أَبِيهَا ﷺ خَمْسَةً وَسَبْعِينَ يَوْماً.

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ فَاطِمَةَ عليها السلام مَكَثَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللّهِ ﷺ خَمْسَةً وَسَبْعِينَ يَوْماً، وَكَانَ دَخَلَهَا حُزْنٌ شَدِيدٌ عَلَى أَبِيهَا، وَكَانَ يَأْتِيهَا جَبْرَائِيلُ عليه السلام فَيُحْسِنُ عَزَاءَهَا عَلَى أَبِيهَا، وَيُطَيِّبُ نَفْسَهَا، وَيُخْبِرُهَا عَنْ أَبِيهَا وَمَكَانِهِ، وَيُخْبِرُهَا بِمَا يَكُونُ بَعْدَهَا فِي ذُرِّيَّتِهَا وَكَانَ عَلِيٌّ عليه السلام يَكْتُبُ ذَلِكَ.

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَخِيهِ، أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ فَاطِمَةَ عليها السلام صِدِّيقَةٌ شَهِيدَةٌ وَإِنَّ بَنَاتِ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَطْمَثْنَ.

٣ - أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ رَحِمَهُ اللهُ رَفَعَهُ وَأَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهُرْمُزَانِيُّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: لَمَّا قُبِضَتْ فَاطِمَةُ عليها السلام دَفَنَهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سِرّاً وَعَفَا عَلَى مَوْضِعِ قَبْرِهَا، ثُمَّ قَامَ فَحَوَّلَ وَجْهَهُ إِلَى قَبْرِ رَسُولِ اللّهِ ﷺ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ عَنِّي، وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ عَنِ ابْنَتِكَ وَزَائِرَتِكَ وَالْبَائِتَةِ فِي الثَّرَى بِبُقْعَتِكَ، وَالْمُخْتَارِ اللهُ لَهَا سُرْعَةَ اللَّحَاقِ بِكَ، قَلَّ يَا رَسُولَ اللهِ عَنْ صَفِيَّتِكَ صَبْرِي وَعَفَا عَنْ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ تَجَلُّدِي، إِلَّا أَنَّ لِي فِي التَّأَسِّي بِسُنَّتِكَ فِي فُرْقَتِكَ مَوْضِعَ تَعَزٍّ، فَلَقَدْ وَسَّدْتُكَ فِي مَلْحُودَةِ قَبْرِكَ وَفَاضَتْ نَفْسُكَ بَيْنَ نَحْرِي وَصَدْرِي، بَلَى وَفِي كِتَابِ اللهِ لِي أَنْعَمُ الْقَبُولِ، إِنَّا لِلهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، قَدِ اسْتُرْجِعَتِ الْوَدِيعَةُ وَأُخِذَتِ الرَّهِينَةُ وَأُخْلِسَتِ الزَّهْرَاءُ، فَمَا أَقْبَحَ الْخَضْرَاءَ وَالْغَبْرَاءَ يَا رَسُولَ اللهِ، أَمَّا حُزْنِي فَسَرْمَدٌ وَأَمَّا لَيْلِي فَمُسَهَّدٌ، وَهَمٌّ لَا يَبْرَحُ مِنْ قَلْبِي أَوْ يَخْتَارَ اللهُ لِي دَارَكَ الَّتِي أَنْتَ فِيهَا مُقِيمٌ، كَمَدٌ مُقَيِّحٌ، وَهَمٌّ مُهَيِّجٌ، سَرْعَانَ مَا فَرَّقَ بَيْنَنَا وَإِلَى اللهِ أَشْكُو، وَسَتُنَبِّئُكَ ابْنَتُكَ بِتَظَافُرِ أُمَّتِكَ عَلَى هَضْمِهَا فَأَحْفِهَا السُّؤَالَ وَاسْتَخْبِرْهَا الْحَالَ، فَكَمْ مِنْ غَلِيلٍ مُعْتَلِجٍ بِصَدْرِهَا لَمْ تَجِدْ إِلَى بَثِّهِ سَبِيلاً، وَسَتَقُولُ وَيَحْكُمُ اللهُ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ.

سَلَامَ مُوَدِّعٍ لَا قَالٍ وَلَا سَئِمٍ، فَإِنْ أَنْصَرِفْ فَلَا عَنْ مَلَالَةٍ، وَإِنْ أُقِمْ فَلَا عَنْ سُوءِ ظَنٍّ بِمَا وَعَدَ اللهُ



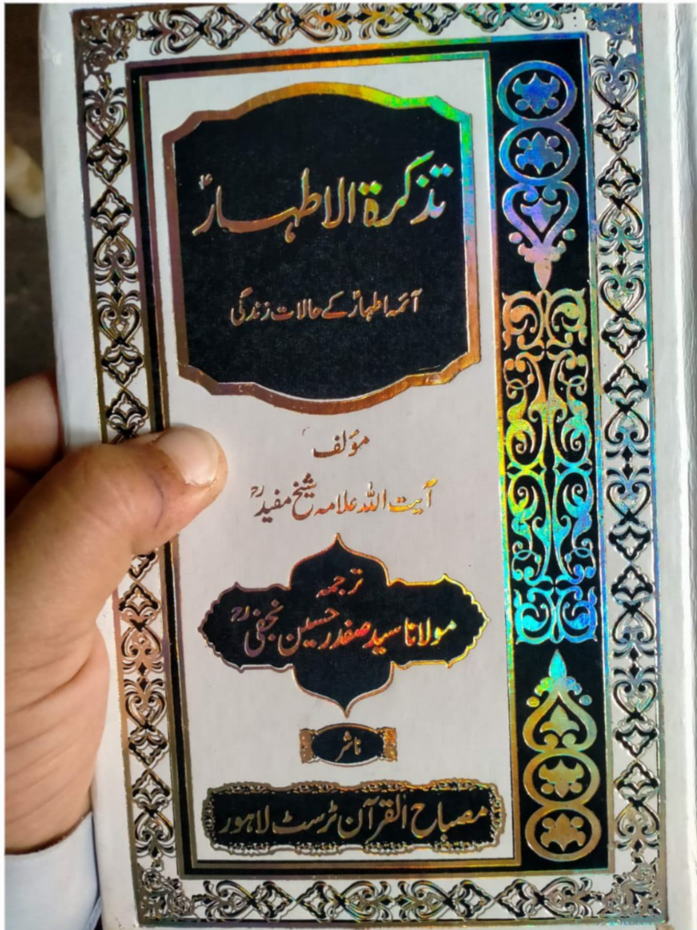
"سیدنا علی المرتضی ؓ کے جنازہ میں کوئی شیعہ شریک نہیں ہوا "

١١ -سعد بن عبيدالله ،عن أحمد بن محمد عيسى ،عن الحسن بن فضال ،عن عبدالله بكير ،عن بعض أصحابنا ،عن أبي عبد الله عليه السلام أنه سمع يقول :لما قبض أمير المؤمنين(علي) عليه السلام أخرجه الحسن والحسين ورجلان اخران حتى إذا خرجوا من الكوفة تركوها عن أيمانيهم ثم أخذوا في الجبانة ،حتى مروا به الغري فدفنوه وسؤوا قبره فانصرفوا ،،

ترجمہ :

امام جعفر صادقؒ سے روایت ہے کہ جب حضرت علیؑ کا انتقال ہوا تو حسنین کریمین اور دو مرد"فرشتے"جنازہ لے کر نکلے تو چلتے ہوئے کوفہ کو داہنی طرف چھوڑا پھر بلند زمین کی طرف آئے اور مقامِ غری میں دفن کرکے لوٹ آئے اور قبر کا نشان مٹا دیا ۔

[كتاب الرافضة اصول الكافي ج ١ ص ٢٩١]



دفن کی تفصیل اور قبرِ مطہر

ان اخبار میں سے "جو امیر المومنینؑ کی قبر کی جگہ اور آپ کے حالات دفن کے بارے میں ہیں" ایک وہ خبر ہے جسے عباد بن یعقوب رواجنی نے روایت کرتے ہوئے کیا ہے کہ ہمیں حیان بن علی عنزی نے بتایا کہ حضرت علی بن ابی طالب کے علام نے بتایا کہ امیر المومنینؑ نے جناب حسنؑ و حسینؑ کو آخری وقت وصیت کی کہ میری وفات کے بعد مجھے تابوت میں رکھ کر گھر سے اس طرح لے چلنا کہ تابوت کے پچھلے حصہ کو خود اٹھانا اور اگلا حصہ تمہیں اٹھانے کی ضرورت نہیں پڑے گی (خود بخود اٹھے گا) پھر مجھے غرِیّین (نجف اشرف) میں لے جانا وہاں تمہیں ایک سفید رنگ کا چمکتا ہوا پتھر نظر آئے گا اسی جگہ قبر کھودنا تو تمہیں ایک (ساکھو کے درخت کی) تختی ملے گی تم مجھے وہیں دفن کر دینا۔ راوی نے بتایا کہ جب آپ وفات پا گئے تو ہم آپ کو لے چلے ہم نے تابوت کا پچھلا حصہ اٹھا رکھا تھا اور اگلے حصہ کی ذمہ داری ہم پر نہ تھی ہم صرف گنگناہٹ اور سرسراہٹ کی آواز سن رہے تھے (اگلی طرف کو فرشتوں اور نظر نہ آنے والی مخلوق نے اٹھا رکھا تھا) یہاں تک کہ ہم مقام غرِیّین میں پہنچے تو وہاں ہم نے ایک سفید چمکتا ہوا نورانی پتھر دیکھا اس جگہ کو کھودا تو وہاں ایک لکڑی کی تختی ملی جس پر تحریر تھا کہ "یہ وہ ہے جسے نوحؑ نے علی ابن ابی طالبؑ کے لیے ذخیرہ کیا ہے" (تیار شدہ قبر ملی) چنانچہ ہم نے آپؑ کو وہاں دفن کیا ہمیں اللہ تعالیٰ کے ہاں امیر المومنینؑ کی اس عزت و منزلت کو دیکھ کر سکون و راحت میسر ہوئی۔ پھر ہم پلٹے تو ہمیں شیعوں کا ایک گروہ ملا جو نماز جنازہ میں شرکت نہ کر سکا تھا ہم نے انہیں (قبر کے سلسلہ میں) امیر المومنینؑ کو جو عزت خدا کے ہاں حاصل ہوئی بتائی تو انہوں نے خواہش کی ہم بھی چاہتے ہیں کہ اس معاملہ کو اپنی آنکھوں سے تمہاری طرح جا کر دیکھیں تو ہم نے بتایا کہ امیر المومنینؑ کی وصیت کے مطابق قبر کا نشان مٹا دیا گیا ہے لیکن وہ لوگ اس کے باوجود گئے اور جب واپس پلٹے تو کہنے لگے کہ ہم نے کافی تلاش کیا لیکن ہمیں کوئی نشان نہیں ملا۔

محمد بن عمارہ نے روایت کی کہ مجھے میرے باپ نے جابر بن یزید جعفی کے حوالہ سے بتایا کہ "میں نے حضرت ابو جعفر محمد الباقر بن علی علیہما السلام سے دریافت کیا کہ جناب امیر المومنینؑ کو کس جگہ دفن کیا گیا

علی رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں آیک بھی شیعہ موجود نہیں تھا شیعہ کتاب 👆

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجت

کتاب الایمان والکفر

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا شیخ محمد بن یعقوب کلینیؒ

ترجمہ اصول کافی جلد سوم

مفسر قرآن عالی جناب دبیر اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

بنگلہ نمبر R-19A سوہنی ریزورٹ فیز 1 سیکٹر 40 اسکیم نمبر 33 گلستانِ جوہر کراچی

۹. عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام : لَمَّا غُسِّلَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام نُودُوا مِنْ جَانِبِ الْبَيْتِ إِنْ أَخَذْتُمْ مُقَدَّمَ السَّرِيرِ كُفِيتُمْ مُؤَخَّرَهُ وَإِنْ أَخَذْتُمْ مُؤَخَّرَهُ كُفِيتُمْ مُقَدَّمَهُ.

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب امیرالمومنین علیہ السلام کو غسل دیا گیا تو گھر کے ایک طرف سے آواز آئی کہ اگر تم مقدم جنازہ کو لو گے تو موخر جنازہ خود اٹھ جائے گا اور اگر موخر جنازہ کو لو گے تو مقدم جنازہ خود چلے گا۔

۱۰. عَبْدُاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَسَعْدُبْنُ عَبْدِاللّٰهِ جَمِيعاً ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنْ أَخِيهِ عَلِيِّ ابْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ حَبِيبٍ السِّجِسْتَانِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : وُلِدَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم بَعْدَ مَبْعَثِ رَسُولِ اللّٰهِ بِخَمْسِ سِنِينَ وَتُوُفِّيَتْ وَلَهَا ثَمَانَ عَشْرَةَ سَنَةً وَخَمْسَةٌ وَسَبْعُونَ يَوْماً

۱۰۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ فاطمہ بنتِ محمد بعثتِ رسولؐ کے پانچ سال بعد پیدا ہوئیں اور اٹھارہ سال ۷۵ دن کی عمر میں وفات پائی۔

۱۱. سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ : لَمَّا قُبِضَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَخْرَجَهُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَرَجُلَانِ آخَرَانِ حَتَّى إِذَا خَرَجُوا مِنَ الْكُوفَةِ تَرَكُوهَا عَنْ أَيْمَانِهِمْ ثُمَّ أَخَذُوا فِي الْجَبَّانَةِ حَتَّى مَرُّوا بِهِ إِلَى الْغَرِيِّ فَدَفَنُوهُ وَسَوَّوْا قَبْرَهُ فَانْصَرَفُوا.

۱۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب امیرالمومنین علیہ السلام کا انتقال ہوا تو امام حسن، امام حسین اور دو اور شخص (ملائکہ) جنازہ لے کر نکلے تو چلتے ہوئے کوفہ کو داہنی طرف چھوڑا۔ پھر زمین بلند کی طرف آئے اور مقام غری تک پہنچے۔ یہاں دفن کر کے واپس آئے۔

سُنَّةِ فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَانْقَلَبَتْ أَلْسِنَتُنَا.

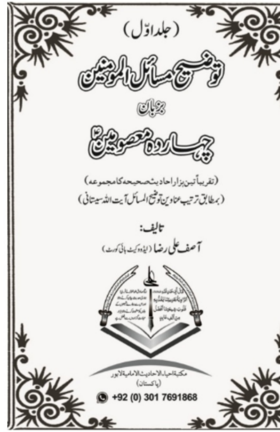
۷۔ عیسیٰ بن شلقان راوی ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ سے سنا کہ امیرالمومنین علیہ السلام کے کچھ ماموں بنی مخزوم میں تھے ان کا ایک جوان ان کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میرا بھائی مر گیا ہے اور اس کی موت نے مجھے سخت صدمہ پہنچایا ہے آپ نے فرمایا تم اسے دیکھنا چاہتے ہو۔ اس نے کہا بے شک۔ فرمایا مجھے اس کی قبر دکھاؤ، پھر حضرت چلے اور چادر رسول لپیٹے ہوئے تھے۔ جب قبر کے پاس پہنچے تو آپ نے اپنے ہونٹوں کو حرکت دی اور قبر پر ٹھوکر ماری، ایک شخص قبر سے نکلا اور بزبانِ فارسی گویا ہوا۔ حضرت نے فرمایا کیا تم مرتے وقت عرب نہ تھے؟ اس نے کہا تھا تو لیکن جب ہم مرے تو فلاں فلاں کے مذہب پر تھے۔ پس ہماری زبانیں بدل گئیں۔

۸. مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعًا ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَمَّا قُبِضَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَامَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ فَحَمِدَاللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم ، ثُمَّ قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ قَدْ قُبِضَ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ رَجُلٌ مَاسَبَقَهُ الْأَوَّلُونَ وَلَايُدْرِكُهُ الْآخِرُونَ إِنَّهُ كَانَ لَصَاحِبُ رَايَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم ، عَنْ يَمِينِهِ جَبْرَئِيلُ وَعَنْ يَسَارِهِ مِيكَائِيلُ ، لَا يَنْثَنِي حَتَّى يَفْتَحَ اللّٰهُ لَهُ وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ بَيْضَاءَ وَلَا حَمْرَاءَ إِلَّا سَبْعَمِائَةَ دِرْهَمٍ فَضَلَتْ عَنْ عَطَائِهِ ، أَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ بِهَا خَادِماً لِأَهْلِهِ. وَاللّٰهِ لَقَدْ قُبِضَ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي فِيهَا قُبِضَ وَصِيُّ مُوسَى يُوشَعُ بْنُ نُونٍ وَاللَّيْلَةِ الَّتِي عُرِجَ فِيهَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاللَّيْلَةِ الَّتِي نُزِّلَ فِيهَا الْقُرْآنُ.

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ جب امیرالمومنین علیہ السلام کا انتقال ہو گیا تو امام حسن علیہ السلام مسجد کوفہ میں آئے اور خدا کی حمد وثنا اور نبی پر درود کے بعد فرمایا لوگو! اس رات کو اس شخص نے رحلت کی جس کے فضائل کو نہ اولین نے پایا نہ آخرین نے، وہ صاحب رایت رسول تھے ان کے داہنی طرف جبرئیل رہتے تھے اور بائیں طرف میکائیل، جب تک فتح نہ ہوتی وہ میدان سے نہ ہٹتے۔ خدا کی قسم انھوں نے نہ چاندی چھوڑی ہے نہ سونا، سوائے ان سات سو درہم کے جو انھوں نے اس لئے بچا رکھے تھے کہ اپنے گھر کے لئے ایک کنیز خرید یں، واللہ امیرالمومنین کا انتقال اسی رات میں ہوا ہے جس رات کو وصی موسیٰ یوشع بن نون کا ہوا تھا اور یہی وہ رات تھی کہ جس میں حضرت عیسیٰ کا رفع ہوا اور یہی وہ رات ہے جس میں قرآن نازل ہوا۔

قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْجِنَازَةِ أَ يُصَلِّى عَلَيْهَا عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فَقَالَ نَعَمْ إِنَّمَا هُوَ تَكْبِيرٌ وَ تَحْمِيدٌ وَ تَسْبِيحٌ وَ تَهْلِيلٌ كَمَا تُكَبِّرُ وَ تُسَبِّحُ فِي بَيْتِكَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ.

یونس بن یعقوب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا میں بغیر وضو کے نماز جنازہ پڑھ سکتا ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں کیونکہ یہ صرف تکبیر و تسبیح اور تحمید و تحلیل ہے جس طرح تم اپنے گھر میں بغیر وضو کے تکبر و تسبیح کر سکتے ہو۔[1]



تحقیق:

حدیث موثق ہے[2] یا صحیح ہے[3]

{435} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ اَلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ تَفْجَأُهُ اَلْجِنَازَةُ وَ هُوَ عَلَى غَيْرِ طُهْرٍ قَالَ فَلْيُكَبِّرْ مَعَهُمْ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہ السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کو نماز جنازہ پڑھنی پڑ جاتی ہے جبکہ وہ باطہارت نہیں ہوتا تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تکبیر کہہ کر ان کے ساتھ شامل ہو جائے۔[4]

تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

قول مؤلف:

ممکن ہے کہ یہ جواز یا اختیار پر محمول ہو کہ بغیر وضو اور بغیر طہارت کے نماز جنازہ پڑھے البتہ احادیث سے مستفادہ ہوتا ہے کہ باوضو ہونا اور باطہارت ہونا افضل ہے جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ اگر جنازہ کا وقت گزر رہا ہو اور وضو نہ ہو تو تیمم کر کے نماز پڑھے (واللہ اعلم)

---

[1] الکافی: ۳/۱۷۸ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۰۳ح۴۷۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۷۰ح۴۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۱۰ح۳۱۶۰؛ الوافی: ۲۴/۴۱۹

[2] غنائم الایام: ۳/۴۸۴؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۷/۳۱۰ و ۳۳۴؛ سند العروۃ: ۵/۲۹۶؛ مراۃ العقول: ۱۴/۳۸؛ ملاذ الاخیار: ۵/۴۷۳؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۳۶۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۴۲۵؛ جامع المدارک: ۱/۵۶۶؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۲۹۹؛ مختلف الشیعہ: ۲/۳۰۹؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۲۱؛ الصحابہ بین العدالۃ والعصمۃ: ۴۹۴؛ کتاب الصلاۃ داماد: ۱/۲۹۲؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۳۶۹؛ مدارک الاحکام: ۴/۱۷۲؛ مستند الشیعہ: ۶/۳۰۵؛ منتھی المطلب: ۷/۳۴۳؛ غنائم الایام: ۳/۴۸۴؛ لوامع الاحکام: ۲۶۰؛ مشارق الشموس: ۱/۱۵۹؛ بغیۃ الہدۃ: ۲/۱۷

[3] مفاتیح البصیرۃ: ۱/۲۶۵؛ ینابیع الاحکام: ۳/۱۴؛ مصابیح الاحکام: ۴/۱۲؛ دروس فقہ مظاہری: ۱۶۱۴؛ جواہر الکلام: ۷/۱۰

[4] الکافی: ۳/۱۷۸ح۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۱۰ح۳۱۵۸؛ الوافی: ۲۴/۴۱۹

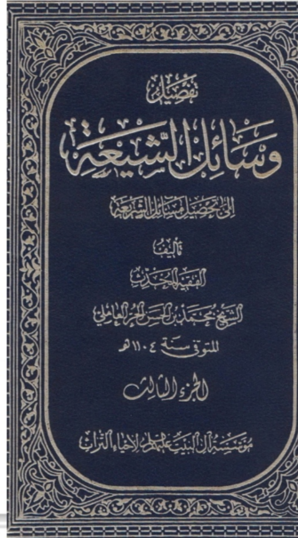
[5] مراۃ العقول: ۱۴/۴۱؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱/۱۱۷؛ مدارک الاحکام: ۴/۱۷۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۳۱؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۷/۳۳۶؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۳۳۴؛ بغیۃ الہدۃ: ۲/۱۷؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۳۶۹

۲۱ - باب جواز الصلاة على الجنازة بغير طهارة وكذا التكبير والتسبيح والتحميد والتهليل والدعاء، واستحباب الوضوء لها أو التيمم .

[۳۱۵۸] ۱ - محمّد بن يعقوب ، عن أبي علي الأشعري ، عن محمّد بن عبد الجبّار ، عن صفوان ، عن العلاء ، عن محمّد بن مسلم ، عن أحدهما (عليهما السلام) قال : سألته عن الرجل تفجأه الجنازة وهو على غير طهر ، قال : فليكبّر معهم .

[۳۱۵۹] ۲ - وعنه ، عن ابن عبد الجبار ، وعن محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبد الحميد بن سعد قال : قلت لأبي الحسن (عليه السلام) الجنازة يخرج بها ولست على وضوء ، فإن ذهبت أتوضّأ فاتتني الصلاة ، أيجزي لي أن أصلّي عليها وأنا على غير وضوء ؟ فقال : تكون على طهر أحبّ إليّ .

[۳۱۶۰] ۳ - وعن محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن ابن فضّال ، عن يونس بن يعقوب قال : سألت أبا عبدالله (عليه السلام) عن



(١) تقدم ما يدل على ذلك في الباب ٤٧ من أبواب الاحتضار .

(٢) يأتي ما يدل عليه وعلى استثناء ضيق وقت الفريضة في الباب ٣١ من أبواب صلاة الجنازة .

الباب ٢١
فيه ٧ أحاديث

١ - الكافي ٣ : ١٧٨/٤ .

٢ - الكافي ٣ : ١٧٨/٣ ، والتهذيب ٣ : ٢٠٣/٤٧٦ .

٣ - الكافي ٣ : ١٧٨/١ ، والتهذيب ٣ : ٢٠٣/٤٧٥ ، وتقدم صدره في الحديث ٢ من الباب ٧ من هذه الأبواب .

الجنازة أصلّي (١) عليها على غير وضوء ؟ فقال : نعم ، إنما هو تكبير وتسبيح وتحميد وتهليل ، كما تكبّر وتسبح في بيتك على غير وضوء .

ورواه الصدوق بإسناده عن يونس بن يعقوب ، مثله إلى قوله : في بيتك (٢) .

باب ۲۱

نماز جنازہ طہارت کے بغیر پڑھی جاسکتی ہے۔ اور اسی طرح تکبیر و تسبیح وغیرہ بھی اگرچہ وضو یا تیمم کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ محمد بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ میں نے اماموں میں سے ایک امام علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک آدمی کو اچانک نماز جنازہ پڑھنی پڑ جاتی ہے۔ جبکہ وہ باطہارت نہیں ہوتا؟ فرمایا: (اس حالت میں) تکبیر کہہ کر ان کے ساتھ شامل ہو جائے۔ (الفروع)

۲۔ عبدالحمید بن سعد بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: ایک جنازہ برآمد ہوتا ہے اور میں باوضو نہیں ہوں۔ اور اگر وضو کرنے جاتا ہوں تو نماز فوت ہوتی ہے۔ تو آیا بغیر وضو کے نماز جنازہ پڑھ سکتا ہوں؟ فرمایا: تمہارا باطہارت ہونا مجھے زیادہ پسند ہے۔ (ایضاً، التہذیب)

۳۔ یونس بن یعقوب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آیا میں بغیر طہارت نماز جنازہ پڑھ سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں! کیونکہ یہ (نماز جنازہ) صرف تکبیر و تسبیح اور تحمید و تہلیل ہے جس طرح تم اپنے گھر میں بغیر وضو کے تکبیر و تسبیح کر سکتے ہو۔ اسی طرح نماز جنازہ بھی پڑھ سکتے ہو۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

دوسری روایت میں وارد ہے کہ اگر چاہے تو تیمم کرلے۔

۴۔ حلبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص کو نماز جنازہ پڑھنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ اور وہ باوضو نہیں ہے۔ اور اگر وضو کرنے جائے تو نماز فوت ہو جائے گی؟ فرمایا: تیمم کرلے اور نماز جنازہ پڑھے۔ (ایضاً)

۵۔ فضل بن شاذان حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہم نے اس لئے وضو کے بغیر نماز جنازہ پڑھنے کو جائز قرار دیا ہے کیونکہ اس میں رکوع و سجود نہیں ہے بلکہ یہ صرف دعا و سوال ہے اور ظاہر ہے کہ ہر حالت میں خدا سے دعا و پکار جائز ہے۔۔۔ وضو صرف اس نماز میں واجب ہوتا ہے جس میں رکوع و سجود ہوتا ہے۔ (العیون، العلل)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ آئندہ (باب ۲۲ میں) ایسی حدیث آئیگی جو اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں۔

(جلد دوم)

مسائل الشریعہ ترجمہ وسائل الشیعہ

تالیف
محدث، متبحر، محقق علامہ شیخ محمد بن الحسن الحر العاملی قدس سرہ

ترجمہ و تحشیہ
فقیہ اہل بیت آیت اللہ الشیخ محمد حسین النجفی پاکستان

ناشر
مکتبۃ السبطین ۔ سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

﴿باب﴾
(من يصلي على الجنازة وهو على غير وضوء)

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن ابن فضّال ، عن يونس بن يعقوب ، قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الجنازة أيصلّى عليها على غير وضوء؟ فقال : نعم إنّما هو [1] تكبير وتحميد وتسبيح وتهليل كما تكبّر و تسبّح في بيتك على غير وضوء [2] .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد بن عثمان ، عن الحلبيّ قال : سئل أبو عبدالله عليه السلام عن الرّجل تدركه الجنازة و هو على غير وضوء فإن ذهب يتوضأ فاتته الصلاة عليها؟ قال : يتيمّم ويصلّي [3] .

٣ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان؛ و أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار جميعاً ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبد الحميد بن سعيد [4] قال : قلت لأبي الحسن عليه السلام : الجنازة يخرج بها ولست على وضوء فإن ذهبت أتوضّأ فاتتني الصّلاة ألي أن اُصلّي عليها وأنا على غير وضوء؟ قال : تكون على طهر أحبّ إليّ .

٤ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان ، عن العلاء ، عن محمّد بن مسلم عن أحدهما عليهما السلام قال : سألته عن الرّجل تفجأه الجنازة وهو على غير طهر ، قال : فليكبّر معهم [5] .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن أخيه

(١) التذكير اما باعتبار الخبر او بتأويل الفعل و نحوه ويدل على عدم اشتراط الطهارة .
(٢) أجمع علماؤنا على عدم شرط هذه الصلاة بالطهارة . وقال في المنتهى : ويستحب أن يصلى بطهارة وليست شرطاً ، ذهب إليه علماؤنا أجمع وبه قال الشعبي ومحمد بن جرير الطبري و قال الشافعي: هي شرط وإليه ذهب اكثر الجمهور و قال في التذكرة : وليست الطهارة شرطاً بل يجوز للمحدث والحائض والجنب ان يصلوا على الجنائز مع وجود الماء والتراب والتمكن ، ذهب إليه علماؤنا أجمع ، ثم قال : الطهارة وإن لم تكن واجبة الا انها مستحبة عند علمائنا . (آت)
(٣) ظاهرها لزوم الطهارة و التيمم لضيق الوقت وحمل على الاستحباب جمعاً . (آت).
(٤) في بعض النسخ [عبدالحميد بن سعد] .
(٥) يدل على سقوط الطهارة مع ضيق الوقت عنها لا مطلقاً . (آت)

الفروع من الكافي

تأليف
ثقة الاسلام ابي جعفر محمد بن يعقوب بن اسحاق الكليني الرازي رحمه الله
المتوفى سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح
صححه وقابله على عدة نسخ
علي اكبر الغفاري

تمتاز هذه الطبعة عمّا سبقها بعناية تامة تاريخ في التصحيح

الجزء الثالث
الطبعة الثالثة
١٤٠١

دار صعب
دار التعارف
بيروت

الحسن ، عن زرعة ، عن سماعة قال : سألته [1] عن رجل مرّت به جنازة و هو على غير وضوء كيف يصنع؟ قال : يضرب يديه على حائط اللّبن فيتيمّم [به] .

شیعہ بغیر وضو جنازہ اداکر لیتے ہیں